96614- شراب کے گلاس کو قلعی کرنا اور اللہ عزوجل کی شان میں گستاخیاں کی جانے والے ہوٹل میں ملازمت کا حکم

سوال

میں فلسطین کے قدس شہر میں رہائش پذیر ہوں، اور ایک یہودی مالک کے ہوٹل میں ملازمت کی جہاں شراب پیئے جانے والے گلاسوں اور ہوٹل کی ڈشیں اور برتن صاف کرنے کرتا رہا ہوں، آپ پر یہ تو کوئی مخفی نہیں کہ یہودیوں کے ہوٹل میں بہت ہی کم ہوتا ہے کہ وہاں نشہ آور اشیاء یا شراب کے ساتھ بنی ہوئی اشیاء، یا شراب کا نبیذ نہ ہو، اس کے لیے علاوہ اور دوسرے گرم مشروبات اور اشیاء بھی فروخت ہوتی ہیں.

میں دوران ملازمت ان اشیاء کو اٹھانے سے اجتناب کرتا رہا ہوں حالانکہ بعض معصیت اور نافرمانی میں ڈوبے ہوئے مسلمان ان اشیاء کو اٹھاتے یا نوش کرتے، لیکن میں شراب پینے والے گلاس تو صاف کرتا رہا ہوں، یہ گلاس خالی تو نہیں ہوتے بلکہ ان میں کچھ نہ کچھ ہوتا جسے میں انڈھیل کر گلاس دھودیتا اور اسی طرح میں ان اشیاء کی تیاری میں استعمال ہونے والے آلات اور برتن بھی صاف کرتا تھا.
آپ سے گزارش ہے کہ میرے درج ذیل سوالات کا جواب عنائت کریں :

1– کیا جن آلات اور اشیاء کا اوپر بیان ہوا ہے اور شراب والے گلاس دھونا جائز ہے یا نہیں ؟

2– کیا نشہ آور اشیاء فروخت ہونے والی جگہ اور جہاں معصیت میں لتھڑے ہوئے مسلمانوں کو گناہ سے منع نہ کرسکتے ہو وہاں ملازمت کرنی جائز ہے، یہ علم میں رہے کہ حق بیان نہ کرنے والا گونگا شیطان ہوتا ہے ؟

اس پر مستزاد یہ کہ اگر وہ گنہگار شخص ان اشیاء کو نہیں اٹھائیگا یا دوسرے لوگ بھی دین پر عمل کرنے والے ہوں تو پھر مجھے شراب وغیرہ کو اٹھانے پر مجبور ہونا پڑے گا، یا پھر ملازمت چھوڑنے پر، اس پریشانی سے نجات کا طریقہ کیا ہے ؟

3– اس دور میں اسلامی معاشرہ جن خرابیوں میں بتلا ہے وہ اللہ جل شانہ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور دین پر سب وشتم جیسے بیماری ہے، یہ نافرمان اور یہودیوں جیسے افراد یہ شنیع اور خطرناک عمل دوران ملازمت بہت کرتے ہیں (لاحول ولاقوۃ الا باللہ) تو کیا سب وشتم کے وقت میرا ان لوگوں کے پاس باقی رہنا جائز ہے، یا کہ مجھے یہ ملازمت ترک کردینی چاہیے یہ علم میں رہے کہ آزاد ملازمت کے میدان میں بہت ہی کم نوجوان دین کا التزام کرنے والے ہوتے ہیں، بہت سی جگہ پر ہم یہ دینی کمی پاتے ہیں، حتی کہ ہم میں سے بہت ساروں کے لیے تو یہ طبعی معاملہ بن چکا ہے کہ اس برائی کو روکتے ہی نہیں، نہیں بلکہ اس سے بھی خطرناک بات تو یہ ہے کہ اسے تشدد اور عنصریت شمار کرتے اور اسے ملازمت ہی سے فارغ کردیتے ہیں ؟

4– کیا ملازمت کے دوران میں نے جو تنخواہ لی ہے وہ حلال ہے یا حرام، اور اگر بالکل حرام ہے، یا اس کا کچھ حصہ حرام ہے تو مجھے کیا کرنا ہوگا، کیونکہ میں نے ابھی یہ رقم خرچ نہیں کی ؟

5– نماز کے متعلق عرض ہے کہ وہاں نماز ادا کرنے کے لیے کوئی جگہ مخصوص نہیں، جہاں میں نماز ادا کروں، صرف ایک کمرہ جو بطور سٹور استعمال ہوتا ہے، جہاں شراب بھی موجود ہے، تو کیا ایسی جگہ پر نماز ادا کرسکتا ہوں یا نہیں، اور اگر جائز نہیں تو مجھے کیا کرنا چاہیے ؟

اتنی لمبی کلام کرنے پر میں آپ سے معذرت خواہ ہوں، میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ اس مسئلہ میں نقلی اور عقلی دلائل کے ساتھ شرعی حکم بیان کرکے فتوی دیں تاکہ مجھے ذرا برابر بھی شک نہ رہے، میں ان شاء اللہ آئندہ اس پر عمل کرونگا، اور جو مفتی یا ادارہ فتوی دے اس کی بھی توثیق کریں، اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے.

پسندیدہ جواب

اول :

اسلام میں شراب اور خنزیر قطعی طور
پر حرام ہیں، اس کی حرمت کتاب وسنت اور اجماع سے ثابت ہے، ذیل میں ہم کتاب وسنت
اور اجماع میں سے حرمت کے دلائل پیش کرتے ہیں :

کتاب اللہ سے دلائل :

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

**{تم پر مردار، خون، اور خنزیز کا
گوشت، اور جو غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا جائے حرام کردیا گیا ہے...}** المآئدۃ(3
).

اور ایک دوسرے مقام پر فرمان باری
تعالی ہے :

**{اے ایمان والو! بات یہی ہے کہ
شراب، جوا اور تھان اور فال نکالنے کے پانسے کے تیر یہ سب گندی باتیں اور شیطانی
عمل ہیں، تم اس سے اجتناب کرو تاکہ تم کامیاب ہوسکو}** المآئدۃ(90).

جن مقامات اور جگھوں پر یہ اشیاء
فروخت کی جاتی ہوں، یا پھر ایسے ہوٹل جہاں یہ پیش کی جائے، وہاں ملازمت کرنا، یا جن
برتنوں اور میں یہ پیش کیے جاتے ہیں انہیں دھونا اور صاف کرنا، بھی حلال نہیں، بلکہ
یہ گناہ ومعصیت میں معاونت اور شرکت ہے، اور ایسا کرنے والا لعنت کا مستحق ٹھرتا
ہے؛ کیونکہ صرف شراب نوشی کرنے والے پر ہی لعنت نہیں کی گئی بلکہ اسے اٹھانے والے
پر بھی لعنت کی گئی ہے، اور ان جگھوں پر ملازمت کرنی گناہ ومعصیت اور ظلم وزیادتی
میں معاونت ہے جو کہ حرام ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اور تم نیکی وبھلائی اور تقوی کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون کرتے رہو، اور برائی وگناہ اور معصیت وظلم وزیادتی میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون مت کرو، اور اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرو یقینا اللہ تعالی سخت سزا دینے والا ہے} المآئدۃ (2).

ان دونوں مسئلوں کے متعلق ذیل میں کچھ فتاوی جات ذکر کیے جاتے ہیں :

1- مستقل فتوی کمیٹی کے علماء سے درج ذیل سوال کیا گیا :

یہاں ہم ہالینڈ میں مسلمان نوجوان دینی امور کا التزام کرتے ہیں، لیکن جتنی بھی ملازمت اور کام ہیں وہاں شراب، اور ہوٹلوں میں خنزیر کا گوشت پایا جاتا ہے، اور دوسرے گوشت بھی ملتے ہیں، تو کیا جن برتنوں میں خنزیر کا گوشت پکایا اور تیار کیا جاتا ہے انہیں دھونے اور صاف کرنے کا کام کرنا جائز ہے، تاکہ روزی کمائی جا سکے ؟

آپ ہمیں اس کے متعلق معلومات فراہم کریں، اللہ تعالی آپ کو فائدہ دے اور ہمیں اور آپ کو نیکی کے کام کرنے کی توفیق سے نوازے، جزاکم اللہ خیرا.

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا :

"جہاں شراب فروخت کی جاتی ہو، یا شراب نوشی کرنے والوں کو پیش کی جاتی ہو وہاں آپ کے لیے ملازمت کرنا جائز نہیں، اور نہ ہی آپ ان ہوٹلوں میں ملازمت کریں جہاں خنزیر کا گوشت پکا کر پیش کرتے ہیں، یا خریداروں میں فروخت کرتے ہیں، چاہے وہاں اس کے علاوہ اور بھی کھانے اور گوشت ہوں، اور چاہے آپ کا کام فروخت کرنا، یا بطور ویٹر لوگوں کو کھانا پیش کرنا ہو، یا پھر برتن صاف کرنے کا کام ہو؛ کیونکہ اس میں گناہ و معصیت میں معاونت ہوتی ہے، اور اللہ سبحانہ وتعالی نے اس سے منع کرتے ہوئے فرمایا ہے :

.{اور تم برائی وگناہ اور ظلم و
زیادتی میں ایک دوسرے کا تعاون مت کرو}.

اور اس پر مجبور ہونے کی کوئی ضرورت
نہیں، کیونکہ اللہ تعالی کی زمین بہت وسیع ہے، اور مسلمان ممالک بہت زیادہ ہیں، اور
شرعی طور پر مباح اور جائز کام بھی بہت زیادہ ہیں، اس لیے آپ کسی ایسے علاقے اور
ملک یا شہر میں مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ مل کر رہیں جہاں آپ کے لیے جائز اور مباح
کام کرنے میں آسانی ہو.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اور جو کوئی بھی اللہ تعالی کا
تقوی اختیار کرتا ہے، اللہ تعالی اس کے لیے نکلنے کی راہ بنا دیتا ہے، اور اسے روزی
بھی وہاں سے دیتا ہے جہاں سے اسے وہم وگمان بھی نہیں ہوتا، اور جو کوئی اللہ تعالی
پر بھروسہ کرتا ہے تو اللہ تعالی اسے کافی ہو جاتا ہے، بلاشبہ اللہ تعالی اپنا کام
پورا کرنے والا ہے یقینا اللہ تعالی نے ہر چیز کا اندازہ مقرر کر رکھا ہے}.

اور اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اور جو کوئی بھی اللہ تعالی کا
تقوی اختیار کریگا تو اللہ تعالی تمہارے معاملے کو آسان کر دیگا}.

الشیخ عبد العزیز بن باز.

الشیخ عبد الرزاق عفیفی.

الشیخ عبد اللہ بن غدیان.

الشیخ عبد اللہ بن قعود.

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث
العلمیۃ والافتاء (414/14).

2–اور ایک سوال : خنزیر کا گوشت
فروخت کرنے والی جگہ پر ملازمت کرنے کے جواب میں کمیٹی کا علماء کا جواب تھا :

"اگر تو معاملہ ایسا ہی ہے جیسا
بیان ہوا ہے تو آپ کے لیے وہاں ملازمت جاری رکھنا جائز نہیں؛ کیونکہ اس میں گناہ و
معصیت اور ظلم میں معاونت ہوتی ہے. جس سے اللہ سبحانہ و تعالی نے منع کرتے ہوئے
فرمایا ہے :

.{اور تم نیکی و بھلائی اور تقوی کے
کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون کرتے رہو، اور برائی و گناہ اور معصیت و ظلم و زیادتی
میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون مت کرو، اور اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرو یقینا اللہ
تعالی سخت سزا دینے والا ہے}.. المآئدۃ (2).

اور ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ آپ
مذکورہ کام چھوڑ کر کوئی اور کوئی کام تلاش کریں، کیونکہ :

.{اور جو کوئی بھی اللہ تعالی کا
تقوی اختیار کرتا ہے، اللہ تعالی اس کے لیے نکلنے کی راہ بنا دیتا ہے، اور اسے روزی
بھی وہاں سے دیتا ہے جہاں سے اسے وہم و گمان بھی نہیں ہوتا}..

اور جو شخص بھی کوئی چیز اللہ تعالی
کے لیے ترک کرتا ہے تو اللہ اللہ تعالی بھی اس کے عوض میں اسے اس سے بھی بہتر عطا
فرماتا ہے.

الشیخ عبد العزیز بن باز.

الشیخ عبد اللہ بن غدیان.

الشیخ صالح الفوزان.

الشیخ عبد العزیز آل شیخ.

الشیخ بکر ابو زید.

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث
العلمیۃ والافتاء (436/14).

دوم :

اور آپ نے اس حرام ملازمت اوران
حرام کاموں کے عوض جو تنخواہ لی اور مال کمایا ہے اس میں سے جو کچھ آپ نے خرچ کر
دیا اورا پنے تصرف میں لا چکے ہیں تو اس کے مقابلہ میں آپ کو کچھ دینے اور نکالنا
لازم نہیں، اور اس مال میں سے جو رقم آپ کے پاس باقی اور آپ کے پاس ہے تو وہ رقم
نیکی و بھلائی کے کاموں میں صرف کر دیں، لیکن اس میں سے آپ کوئی فائدہ نہ اٹھائیں.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے
درج ذیل سوال کیا گیا:

ایک شخص کسی یورپی ملک میں ملازمت کے
لیے گیا اور اسے عیسائیوں کے ایک ہوٹل میں ملازمت ملی جہاں خنزیر کا گوشت پیش کیا
جاتا ہے، اور وہ یہ گوشت پکانے کا کام کرتا ہے، اور اس نے اس ملازمت سے کچھ رقم بھی
جمع کر رکھی ہے، اس ملازمت کا دین اسلام میں حکم کیا ہے؟

اور اس رقم کا حکم کیا ہوگا، اور وہ
اس میں کس طرح تصرف کر سکتا ہے؟

اور اگر اس رقم میں سے اگر وہ کسی
دوسرے شخص کو ہدیہ اور تحفہ دیتا ہے تو کیا وہ اسے قبول کرلے یا کہ وہ حرام مال
شمار ہوگا، اور اسے قبول کرنا جائز نہیں؟

کمیٹی کے علماء کرام کا جواب تھا:

"یہ حرام کمائی ہے، اور اس شخص کو
اس کام سے توبہ کرنی چاہیے جس سے اس نے یہ کمائی کی ہے، اور وہ فوری طور پر یہ کام
ترک کر کے اپنے کیے پر نادم ہو کر آئندہ ایسا نہ کرنے کا عہد کرنا ہوگا، اور اس کے
لیے اس کمائی میں سے باقی ماندہ رقم سے کوئی فائدہ حاصل کرنا جائز نہیں، اور نہ ہی
وہ اسے بطور ہدیہ اور تحفہ دے سکتا ہے.

الشیخ عبد العزیز بن باز.

الشیخ عبد الرزاق عفیفی.

الشیخ عبد اللہ بن غدیان.

الشیخ عبداللہ بن قعود.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث
العلمیۃ والافتاء (413/14).

اور شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ
اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

جن بھائیوں کو امریکیوں کی جانب سے
مشکلات پیش آتی ہیں اور انہیں ان کے علاوہ کہیں اور ملازمت بھی نہیں ملتی، اور پھر
وہ ملازمت بھی شراب اور خنزیز کا گوشت فروخت کرنے والی دوکانوں پر ملتی ہے، ان کے
اس کام اور اس کام سے حاصل ہونے والی تنخواہ کا حکم کیا ہے؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

"اس کام سے حاصل ہونے والا مال حرام
ہے؛ کیونکہ جب اللہ سبحانہ وتعالی نے کوئی چیز حرام کی ہے تو اس کی قیمت بھی حرام
کردی ہے، اور مسلمانوں پر واجب اور ضروری ہے کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کا تعاون
کریں، اور اس شخص کے لیے کوئی ایسا کام تلاش کریں جو اس کی گزران زندگی میں ممد و
معاون ثابت ہو اور وہ زندگی بسر کر سکے"

ماخوذ از: فتاوی المکتب التعاونی جدہ
سوال نمبر (6).

مزید تفصیلات دیکھنے کے لیے آپ سوال
نمبر (78289) کے جواب کا مطالعہ کریں.

سوم:

اگر آپ وہاں سے جانے کی استطاعت
رکھتے ہیں تو پھر آپ کے لیے اللہ تعالی کی ذات کو برا کہنے والوں کے ساتھ رہنا حلال
نہیں، یہ تو اس صورت میں ہے جب آپ کا کام مباح اور جائز ہوتا تو یہ بھی ان ضروریات
میں شامل نہیں تھا کہ آپ کے لیے وہاں رہنے کو مباح کر دیتا، تو پھر اگر وہ اصلا کام
ہی حرام ہو تو کیسے وہاں رہنا جائز ہو سکتا ہے؟!

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ
سے سوال کیا گیا :

کیا اللہ تعالی کو گالی دینے والوں
کے درمیان موجود رہنا جائز ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

"ایسے افراد کے پاس موجود رہنا جائز
نہیں جو لوگ اللہ تعالی کو برا کہتے اور گالی دیتے ہیں؛ کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی
کا فرمان ہے :

**{اور اللہ تعالی اپنی کتاب میں تم
پر اپنا یہ حکم نازل کر چکا ہے کہ جب تم کسی مجلس والوں کو اللہ تعالی کی آیات کے
ساتھ کفر کرتے ہوئے یا اس کا مذاق اڑاتے ہوئے سنو تو اس مجمع میں ان کے ساتھ نہ
بیٹھو! جب تک کہ وہ اس کے علاوہ اور باتیں نہ کرنے لگیں، (ورنہ) تم بھی اس وقت
انہی جیسے ہو، یقیناً اللہ تعالی سب منافقوں اور تمام کافروں کو جہنم میں جمع کرنے
والا ہے}** النساء (140).

دیکھیں : مجموع فتاوی الشیخ ابن
عثیمین (2) سوال نمبر (238).

چہارم :

شراب والے سٹور میں آپ کا نماز ادا
کرنے میں کوئی حرج نہیں، اور اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ یہ اس عظیم عبادت کی
ادائیگی کے لیے کوئی مناسب جگہ نہیں، لیکن اس سے نماز باطل نہیں ہوتی، اور نہ ہی آپ
کے لیے وہاں ادا کردہ نمازوں کی دوبارہ ادائیگی لازم آتی ہے.

مسلمان شخص کو نماز کی ادائیگی کے
اوقات اور اس کی ادائیگی کی پابندی کا بہت زیادہ اہتمام اور خیال کرنا چاہیے، اور
اسے بہتر اور اچھی حالت میں بہترین اور خوبصورت لباس پہن کر نماز ادا کرنی چاہیے،
اور جہاں نماز ادا کرے وہ جگہ بھی پاک صاف ہو، لیکن اختیار کی حالت میں یہ مکروہ
ہوگا.

امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"نماز کی ادائیگی کے وقت آگے تنور،
یا آگ یا کوئی اور ایسی چیز ہو جس کی عبادت کی جاتی ہو لیکن وہ نماز کی ادائیگی میں
اللہ کے لیے ادا کرنے کی نیت کے متعلق باب "

زہری رحمہ اللہ کہتے ہیں : مجھے انس
بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"مجھ پر دوران نماز آگ پیش کی گئی"

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"مصنف رحمہ اللہ نے ترجمہ الباب (
یعنی باب کے عنوان) میں اس کی کراہت وغیرہ کی کوئی صراحت نہیں کی؛ تو اس سے یہ
احتمال پیدا ہوتا ہے کہ اس سے مصنف کی مراد اس میں فرق کرنا ہے کہ اگر قبلہ رخ ایسی
کوئی چیز ہو اور وہ اسے زائل کرنے یا وہاں سے ہٹنے پر قادر ہو، اور جو شخص قادر نہ
ہو، اس میں فرق ہے، تو دوسرے کے حق میں مکروہ نہیں، اور یہ چیز باب میں بیان کردہ
حدیث کے بھی مطابق ہے.

اور پہلے کے حق میں مکروہ ہوگا،
جیسا کہ اس کی صراحت ہوا ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے مجسموں کے بارہ میں آگے
بیان ہوگی، اور جس طرح کہ ابن ابی شیبہ نے ابن سیرین سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے
تنور یا آگ کے گھر کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرنا مکروہ ہے " انتہی.

دیکھیں : فتح الباری (629/1).

اور اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ
شراب کی حالت تو اس چیز سے بہت کم ہے جس کی اللہ کے علاوہ بطور معبود عبادت کی جاتی
ہے، اور پھر قبلہ رخ ہونے سے بھی اس کی حالت کم ہے.

واللہ اعلم.